Submission of E-contents

1. Name: DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
2. Designation: Associate Professor
3. Department/College: URDU/S. Sinha College Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : PG
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : M.A. 4th Sem. Paper.16
7. Title/Heading of e-content : IDGHAMI ASRAT
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com 19.09.2020

ادغامی اثرات

M.A. 4th Sem, Paper-16

صوتی تغیر کی طرح ہی ادغامی اثرات
سے بھی زبان کا سانچہ مسلسل بدلتا جاتا ہے
ادغامی اثرات سماعت کی خامی کی وجہ سے
بھی پیدا ہو جاتے ہیں - کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ
کسی حرف کا تلفظ بولتے وقت پورا نہ سنا گیا
اور سننے والا جب اسے بولنے کی سعی کرتا ہے تو
غلط بولتا ہے - جیسے 'لالٹین' کی جگہ 'لانٹین'
اور 'نمبر' کی جگہ 'لمبر' وغیرہ -
ماہرین لسانیات نے زبان کے متعلق متعدد قواعد و قوانین

باقی اگلے صفحہ پر دیکھیے

بتاتے ہیں۔ مثلاً آج آریائی لسانیات کے ماہرین جانتے ہیں کہ سنسکرت کا ابتدائی حرف 'و' اردو، بہاری، بنگالی اور آریائی زبانوں میں عام طور پر 'ب' کی شکل میں منتقل ہو گیا ہے یا یوں کہیے کہ اردو کے اکثر الفاظ کا ابتدائی حرف 'ب' سے پہلے 'و' تھا مگر صوتی ارتقا اور تبدیلی کے سبب آج 'ب' بن گیا ہے۔ چونکہ ہماری فطرت میں اختصار پسندی اور عجلت داخل ہے اس لئے ہم اکثر جلد بازی میں طویل لفظ کو مختصر کر دیتے ہیں جیسے اسٹیشن کو 'ٹیسن' اور 'ٹیس' کہا گیا۔ اس قسم کے بہت سے الفاظ انفرادی اثرات کی نذر ہو جاتے ہیں اور جس کی وجہ سے زبان کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

ہماری اردو کے تلفظ کو خراب کرنے میں غیر اردو داں طبقے کا بھی اہم رول ہے۔ ان کا تلفظ ہی جداگانہ ہے۔ لفظ 'و' کو اکثر 'ب' سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے وکیل کو 'بکیل'، واقعہ کو 'باکیہ'، اسی طرح وہ ش کی جگہ 'س'، ق کی جگہ 'ک'، ذ کی جگہ 'ج'، ز کی جگہ 'ج' کا استعمال کرتے ہیں۔ اگر وہ اردو کے بعض الفاظ جن میں ش، ق اور ذ کی آواز نکلتی ہے کا استعمال کرتے ہیں تو س، ک اور ج سے بدل دیتے ہیں۔ مثلاً شیطان ان کے یہاں سیطان بن جائے گا اور اردو کا ظالم ہندی میں جالم بن جاتا ہے اور ذلیل کو جلیل کا درجہ مل جاتا ہے۔ زبان کی اس طرح کی تبدیلی ہمیشہ بے معنی نہیں ہوتی بلکہ کبھی کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جس زبان کا اثر زیادہ ہوتا ہے اس کا اثر کم اثر رکھنے والی زبانوں پر چھا جاتا ہے۔ اس طرح کبھی کبھی الفاظ کے صوتی نظام کا ڈھانچہ ہی بدل جاتا ہے۔

اس کے علاوہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کچھ الفاظ غیر محسوس طریقے پر کسی زبان میں داخل ہو جاتے ہیں۔ آج ہم اردو میں

انگریزی کے کتنے ہی الفاظ بلا جھجھک استعمال کرتے ہیں۔ دراصل یہ الفاظ دانستہ طریقے پر نہیں آئے بلکہ ادغامی اثرات کے تحت ہماری زبان میں داخل ہو گئے ہیں

مختصراً یہ کہ زبان اور الفاظ کا صوتی نظام جامد و ساکن نہیں ہے بلکہ تغیر پذیر اور ادغامی ہے کبھی اس میں تبدیلی کی وجہ سے رونق آتی ہے تو کبھی غلطی کی وجہ سے خلفشی پیدا ہو جاتی ہے کبھی تو ایسا بھی ہوتا ہے آواز کی تبدیلی کی صورت میں آواز ہی ختم ہو جاتی ہے اور غلط الفاظ کے استعمال سے الفاظ مجروح ہو کر رہ جاتے ہیں۔ بہر حال نظام صوتیات میں صوتی تغیر اور ادغامی اثرات بڑی اہمیت رکھتے ہیں اور ان کی وجہ سے ہی زبان کا سانچہ تیار ہوتا ہے۔

DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
Associate Professor
Deptt. of Urdu, S. Sinha College
Aurangabad

Course: M.A. 4th Sem, Paper-16

Title/Heading of E-content: IDGHAMI ASRAT

WhatsApp No. 9431632576